170835 ـ دوران عدت بیوہ سے شادی کر لی

سوال

ايك شخص نے بيوہ عورت سے دوران عدت ہى شادى كر لى ابھى اس كے خاوند كے فوت ہونے كى عدت مكمل نہيں ہوئى تھى، اور يہ واقعہ آج سے تقريبا تيس برس قبل شريعت سے لاعلمى كى بنا پر پيش آيا تھا، ا ب ان دونوں كى اولاد بھى ہے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے، برائے مہربانى يہ بتائيں كہ اب كيا كيا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس عورت كا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہ ہو تو اسے چارہ ماہ دس دن عدت گزارنى ضرورى ہے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم ميں سے وہ لوگ جو فوت ہو جائيں اور اپنى بيوياں چھوڑ جائيں تو وہ عورتيں چار ماہ دس دن انتظار كريں البقرة (234).

اور اگر بيوى حاملہ ہو تو اس كى عدت وضع حمل سے ختم ہوگى؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور حمل واليوں كى عدت يہ ہے كہ وہ اپنے حمل وضع كر ليں الطلاق (4).

اس ليے اگر عورت نے دوران عدت نكاح كر ليا تو علماء كرام كے متفقہ فيصلہ كے مطابق اس كا نكاح باطل ہوگا، اور ان دونوں كے مابين عليحدگى كرانا ضرورى ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" عدت والى عورت كے ليے بالاجماع دوران عدت نكاح كرنا جائز نہيں، وہ عدت كوئى بھى ہو كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

جب تك عدت ختم نہ ہو جائے تم عقد نكاح كا ارادہ مت كرو .

اور ا گر وہ دوران عدت شادى كر لے تو اس كا نكاح باطل ہے " انتہى

دیکھیں: المغنی (8 / 100).

اس لیے اس عورت اور اس کے دوسرے خاوند کے مابین علیحدگی کرانا ضروری ہے، پھر وہ اپنی پہلے خاوند سے عدت مکمل کریگی، اور جب پہلے کی عدت سے فارغ ہو جائے تو دوسرے شخص کے لیے نیا عقد کرنا جائز ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب یہ ثابت ہو جائے تو اسے اس عورت سے علیحدہ ہونا لازم ہے، اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو دونوں کے مابین علیحدگی کرانا واجب ہوگی، اگر وہ اسے چھوڑ دے یا ان کے مابین علیحدگی کرا دی جائے تو اس عورت پر پہلے سے عدت پوری کرنا ہوگی؛ کیونکہ اس کا پہلے حق ہے، اور صحیح نکاح میں وطئ سے اس کی عدت واجب ہوئی ہے.

لہذا جب وہ پہلے کی عدت پوری کر لے تو اس پر واجب ہے کہ وہ دوسرے کی عدت بھی پوری کرے، دونوں عدتیں آپس میں ایك دوسرے میں داخل نہیں ہونگی؛ کیونکہ یہ دو مردوں سے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلك ہے.

پھر انہوں نے یہی قول عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

" خلفاء میں سے دو خلفاء کے یہی دو قول ہیں ان اقوال کا صحابہ کرام میں کوئی مخالف نہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ دو آدمیوں کا حق ہے، لہذا ایك دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتا " انتہی

دیکھیں: المغنی (8 / 101).

پھر پہلے کی عدت ختم ہونے پر دوسرے شخص کے لیے نکاح کرنا جائز ہے، عدت ختم ہوتے ہی وہ نکاح کر سکتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام شافعی رحمہ اللہ کا نیا قول یہ ہے کہ: پہلے کی عدت ختم ہونے پر اسے نکاح کا حق حاصل ہے، اس کی اپنی عدت میں اس عورت سے نکاح کرنے سے اسے منع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ عدت تو نسب کو محفوظ اور نطفہ کو پاکیزہ کرنے کے لیے مشروع کی گئی ہے، اور یہاں نسب مرد کی طرف منسوب کیا جائیگا، تو یہ اس کے مشابہ ہوا کہ اگر وہ اس سے خلع کر کے پھر دوران عدت نکاح کر لے، یہ قول بہتر اور نظر کے بھی موافق ہے... " انتہی

دیکھیں: المغنی (8 / 100).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قواعد کے اعتبار سے راجح یہ ہے کہ وہ اس کے لیے پہلے کی عدت ختم ہونے پر حلال ہو جائیگی، خاص کر جب وہ توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے؛ کیونکہ یہ عدت تو اس کی اپنی ہی تھی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 383).

دوم:

اگرچہ یہ نکاح باطل ہے مگر یہ ہے کہ نکاح شبہ ہونے کی بنا پر اس کی اولاد اسی کی طرف منسوب ہوگی، یہاں شبہ نکاح حکم شرعی سے جہالت ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب کوئی شخص کسی عدت والی عورت سے شادی کرے، اور دونوں یعنی عورت و مرد کو عدت کا علم بھی ہو، اور دوران عدت نکاح حرام ہونے کا علم رکھتے ہوں، اور وطئ کی حرمت بھی جانتے ہوں تو یہ دونوں زانی، دونوں کو زنا کی حد لگائی جائیگی، اور عورت کو مہر نہیں ملےگا، اور نہ ہی مرد کی طرف نسب کی نسبت کی جائیگی.

لیکن اگر وہ عدت سے جاہل ہوں یا اس کی حرمت کا علم نہ رکھتے ہوں، تو نسب ثابت ہوگا، اور حد نہیں لگائی جائیگی، اور مہر دینا واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں: المغنی (8 / 103).

واللہ اعلم .